Rampur State Gazette.

بحکم بندگان اعلیحضرت حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

نمبر مطبوعہ روز شنبہ بتاریخ ۲۷ محرم الحرام سنہ ۱۳۵۳ھ مطابق ۱۲ مئی سنہ ۱۹۳۴ء

حصہ اول

حکم جلایو بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم دربارہ معافی فیس سالانہ لائسنس ٹھوک تجارگان کیمری

آرڈران کونسل ریاست رامپور			احکام اجلاس صاحب پریسیڈنٹ صاحب در کونسل		
(۱)	منظوری پولیس ریگولیشن ریاست رامپور	(۳)	(۱)	منظوری رخصت سپرنٹنڈنٹ صاحب یاناٹ	(۴)
			(۲)	تجویز جوڈیشل کمیٹی	(۵)

(مطبوعہ اسٹیٹ پریس رامپور)

حکم اجلاس ہمایوں اعلیٰحضرت بندگانِ حضور پُرنور دام اقبالہم و ملکہم

حکم :-
واقع ۲۰ اپریل سنہ ۱۹۳۲ء

بوڈاپسٹ ہنگری)

رپورٹ منظور ہے۔
برائے اجرائے احکام صاحب پریسیڈنٹ بہادر
کونسل کے پاس مرسل ہو۔

حکم
نقل دستخط بندگان حضور پرنور دام اقبالہم

کونسل کی رائے میں اس بارہ میں استمزاج ہمایون
کیا جانا مناسب ہے
ترقی خواہ مستدعی ہے کہ چونکہ دیگر تحصیلات
کے بنجاروں سے اس قسم کی کوئی فیس وصول نہیں
ہوتی۔ اور یہ لوگ غریب ہیں۔ از راہ پرورش
رعایا پر وری فیس مذکورہ بالا کا حکم معافی صادر فرمایا جاکر
ہمایوں سے شرف نفاذ پائے
زیادہ حد ادب۔
آئی آفتاب دولت و اقبال درخشان باد

دستخط صاحب پریسیڈنٹ بہادر کونسل
مورخہ ۲۲ اپریل سنہ ۱۹۳۲ء

اعلیٰحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

بعرض سرپرستانہ

جناب عالی!

بحکم اجلاس ہمایوں مصدرہ ۲۷ اکتوبر سنہ ۱۹۳۰ء
قصبہ کیمری کے لدو ٹٹوؤں پر فی ٹٹو دو پیسہ
سالانہ فیس مقرر فرمائی گئی تھی۔
بنجارگان قصبہ کیمری نے ایک درخواست
باشندگانے معافی فیس مذکور صیغہ مال میں پیش کی

حسب منشائے حکم ہمایوں سررشتہ صدر احکام
ضابطہ جاری ہوں۔
ایک نقل درج گزٹ کیجائے۔

دستخط صاحب پریسیڈنٹ بہادر کونسل

۵ مئی سنہ ۱۹۳۲ء

آرڈران کونسل ریاست رامپور

واقع ۹ مئی سنہ ۱۹۳۲ء

پولیس ریگولیشن رامپور رپورٹ صاحب ڈپٹی انسپکٹر جنرل بہادر پولیس اجلاس کونسل منعقدہ ۹ مئی سنہ ۱۹۳۲ء میں پیش ہوئے کونسل نے طے پایا کہ:-

پولیس ریگولیشن کے وہ حصے جن کا تعلق فنانس اور امور حسابی سے نہ ہو، منظور کئے جائیں۔ فنانس اور حسابات کے قواعد کے متعلق صاحب ڈپٹی انسپکٹر جنرل بہادر پولیس اور صاحب فنانس سکریٹری بہادر باہم مشورہ کرکے ایک علیحدہ رپورٹ کونسل کی منظوری کے لئے پیش کریں۔ اس عرصہ میں ریگولیشن کی اردو بھی کرا لیجائے

حکم ہوا کہ

سررشتہ متعلقہ سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔
حکم ہذا کی ایک نقل درج گزٹ ہو۔

(دستخط جناب پریسیڈنٹ صاحب بہادر کونسل)

(دستخط جناب سکریٹری صاحب بہادر کونسل)

احکام اجلاس صاحب پریسیڈنٹ بہادر کونسل

حکم

مورخہ ۹ مئی ۱۹۳۳ء

حسب تحریر صاحب سپرنٹنڈنٹ باغات کی
ڈیڑھ ماہ کی رخصت رعایتی تاریخ امروزہ سے منظور ہے
زمانہ رخصت میں صاحبزادہ سید یوسف جمال خاں صاحب بہادر
ایڈی سی انچارج سپرنٹنڈنٹ باغات مقرر ہوں۔
سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں
اصل کاغذات بعد اجراء کے کونسل میں پیش ہوں۔
دستخط جناب پریسیڈنٹ صاحب بہادر کونسل

تحریر جناب سکریٹری صاحب بہادر کونسل موسومہ صاحب پریسیڈنٹ بہادر کونسل
بخدمت جناب صاحب پریسیڈنٹ بہادر کونسل
مرسل ہو کر گذارش ہو کہ سید تنویر حسین صاحب سپرنٹنڈنٹ
باغات اپنی نجی ضرورت سے ڈیڑھ ماہ کی رخصت رعایتی
۹ مئی ۱۹۳۳ء یعنی تاریخ امروزہ سے چاہتے ہیں۔
اکاؤنٹ آفس کی تصدیقی رپورٹ شامل ہے
صاحب ہوم ممبر بہادر نے سفارش کی ہے
چونکہ کپتان اسعادت اللہ خاں صاحب ایڈی سی
بعہدہ قائم مقام جیلر تبدیل ہو گئے۔ یہ طے پایا تھا کہ:-
رخصت مذکورہ بالا کے زمانہ میں صاحبزادہ سید
یوسف جمال خاں صاحب بہادر کو جو جیلری سے بعہدہ
ایڈی سی تبدیل ہوئے ہیں انچارج سپرنٹنڈنٹ باغات
مقرر کیا جائے۔ براہ کرم کارروائی فرمائی جائے
بعد منظوری کاغذات کونسل میں پیش ہونگے

(دستخط صاحب سکریٹری بہادر کونسل)

تجویز جوڈیشل کمیٹی

میاں نجی خاں عمر تخمیناً ۵۰ سال ولد نادر شاہ خاں پیشہ تجارت و مسماۃ چھوٹی بیگم عمر تخمیناً ۴۵ سال زوجہ میاں نجی خاں قوم پٹھان پیشہ خانہ نشینی ساکنان رامپور بیرون محلہ گھیر جانس خاں۔ مدعا علیہما۔

بنام

راوت رمن عرف راوت لال عمر تخمیناً ۱۹ سال و راوت پورن عمر تخمیناً [illegible] سال نابالغ بر وقت راوت رمن مذکور برادر حقیقی پسران گوپال داس عرف رام گوپال پیشہ تجارت مدعیان و بانکے لال عمر تخمیناً [illegible] سال ولد ہیرا لال و گوپال مذکور عمر تخمیناً [illegible] سال ولد بانکے لال پیشہ تجارت قوم ویش ساکنان رامپور ریاست [illegible] محلہ گنج قدیم مدعا علیہم۔

اپیل بنارضی تجویز و ڈگری عدالت العالیہ ہائیکورٹ مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۳۱ء اجلاس مسٹر جسٹس عبدالعزیز انصاری صاحب بہادر مشعر ڈگری دعوے فسخ دستاویز بیع بالوفا مورخہ ۶ اپریل ۱۹۳۱ء و ڈگری بربنائے اقرار نامہ مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۳۱ء

مختصر واقعات اس مقدمہ کے یہ ہیں کہ بانکے لال مدعا علیہ [illegible] کا ایک لڑکا گوپال داس مدعا علیہ نمبر ۲ ہے۔ گوپال کے دو لڑکے راوت رمن و راوت پورن ہیں۔ یہ مدعیان مبتدی ہیں۔ یہ بحیثیت ممبران خاندان مشترکہ ہنود کے اور وہ جائداد جو اس مقدمہ میں زیر بحث ہے موروثی خاندان مشترکہ ہنود کی ہے۔ راوت رمن و راوت پورن مدعیان نے دعوے اس بیان سے کیا ہے کہ بانکے لال و گوپال داس نے ایک شخص عبدالصمد کے نام جو بیع بالوفا ۶ اپریل ۱۹۳۱ء کو مکان کا کیا تھا۔ وہ انتقال بلا ضرورت جائز خاندانی عمل میں آیا تھا۔ اور کوئی جائز قرضہ سابقہ بذمہ ممبران خاندان مشترکہ نہ تھا۔ اسلئے وہ انتقال ناجائز تھا۔ نیز یہ کہ ڈگری بربنائے اقرار نامہ مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۳۱ء بمقابلہ مدعیان کالعدم و بے اثر ہے اور استقرار اس امر کا فرمایا جاوے کہ مدعیان مالکان مکان متدعویہ کے ہیں۔ عبدالصمد کا انتقال ہو گیا ہے۔ مدعا علیہ نمبر ۳ اسکے ورثہ و جانشین ہیں۔ مدعا علیہم [illegible] جوابدہ ہیں۔ انکی جوابدہی یہ ہے کہ میاں نجی خاں مدعا علیہ نمبر ا نے اپنے متوفے پسر کا مبلغ [illegible] روپیہ نقد مدعا علیہم [illegible] کی آڑت میں جمع کرا دیا تھا جسکو کہ وہ مدعا علیہم [illegible] سے طلب کرنے پر ادا نہ کر سکے۔ بالعوض زر مذکور دستاویز بیع بالوفا مورخہ ۶ اپریل ۱۹۳۱ء کو تکمیل کر دی۔ وہ روپیہ انہوں نے کاروبار خاندانی کی ترقی میں صرف کیا ہے۔ اسوجہ سے اسکی ادائیگی کے ذمہ دار مدعیان بھی ہیں۔ دستاویز بیع بالوفا میں مدعیان کا نام بھی بطور مقران شامل دستاویز کرایا گیا تھا۔ انکا یہ بھی عذر ہے کہ دعوے موجودہ بسازش مدعا علیہم [illegible] دائر ہوا ہے۔ مدعا علیہ نمبر [illegible] نے یہ جوابدہی کی ہے کہ مدعا علیہ نمبر ا بغرض منفعت سود وقتاً فوقتاً روپیہ جمع کرتا رہتا تھا۔ یہ روپیہ فرم موسومہ [illegible] داس و نجی لال میں جمع ہوا تھا۔ وہ فرم فیل ہو گئی اور اس فرم کے دین کی ادائیگی میں جس کے مدعا علیہم [illegible] شریک تھے۔ مکان متنازعہ کو مکفول کر دیا تھا مگر فی الواقع کوئی قرضہ نہیں لیا گیا تھا۔

عدالت ابتدائی نے جن اصول ہندو لا کو مد نظر رکھ کر دعوے کو ڈگری کیا ہے۔ وہ اصول اپنے موقع پر صحیح ہیں۔ مگر

ری مقدمہ کے واقعات سے انکا کوئی تعلق نہیں ہے
اصول مسلمہ کے مطابق جو قرضہ کہ کرتا خاندان نے اپنی ذمہ داری سے دیگر ممبران خاندان مشترکہ یا جائداد خاندان مشترکہ پر جہانتک کہ دیگر ممبران کا تعلق ہے۔ اسوقت تک عائد نہیں ہوتی جب تک کہ ایسا قرضہ خاندان کی ضرورت جائز کے لیے نہ لیا گیا ہو۔ اور وہ خاندانی مفاد میں نہ صرف کیا گیا ہو۔ مگر اس صورت میں جب کہ خاندان مشترکہ میں باپ یا دادا کوئی قرضہ ذاتی ضرورت کے لیے یا ضرورت خاندانی کے لیے حاصل کرے۔ تو بیٹا و پوتا و نیز پرپوتا بلحاظ ایک اخلاقی فرض کے ایسے قرضہ کی ادائگی کے ذمہ دار ہیں اور وہ قرضہ جائداد خاندان مشترکہ سے قابل وصول ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ اگر ایسا قرضہ باپ یا دادا ضروریات بد چلنی یا ضروریات خلاف قانون کے لیے لیں۔ تو اسکی اولاد و جائداد مشترکہ اس قرضہ کی ادائگی کا ذمہ دار نہیں ہیں۔

منجانب مسپانڈنٹ یہ بحث کیگئی ہے۔ کہ نفس الواقع روپیہ کا جمع کیا جانا کسی معتبر شہادت سے ثابت نہیں ہے اور بانکے لال کے بیان مندرجہ بیان تحریری پر ایسی حالت میں جبکہ اسکا بیان حلف سے عدالت میں نہیں ہوا استدلال کرنا خلاف قانون ہے۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ جو بیان پلیڈنگس میں ہے۔ اور اسکی تصدیق تحت آرڈر ۶ قاعدہ ۱۵ ضابطہ دیوانی ہوئی ہو اسپر قانوناً استدلال کیوں نہیں کیا جا سکتا۔ خاص طور پر اس حالت میں جبکہ وہ خود بیان کرنے والے کے خلاف ہے تو کیوں اسکو اسکے خلاف نہ قبول کیا جاوے۔ اور خاص طور سے ایسی حالت میں جبکہ اسکا اثر اسکے اور اسکی اولاد کے حقوق پر پڑتا ہو سوائے اسکے جمع کرنے کے واقعہ کی تائید میں منجانب مدعا علیہ نمبر ۱ و بانکے لال وغیرہ دیگر گواہان مدعا علیہم نمبر ۲ و ۳ کے بیانات سے ہوتی ہے۔ عدالت ابتدائی کی یہ تجویز ہے کہ آیا بیع بالوفا یا معاوضہ تحریر ہوا۔ اور وہ رقم معاوضہ یافتنی مدعا علیہم نمبر ۲ و ۳ کی تھی۔ اب صرف سوال یہ رہ جاتا ہے کہ رقم مجتمعہ مبلغ چار ہزار روپیہ کو قرضہ مانا جاوے یا نہیں۔ بحث یہ کیگئی ہے کہ رقم مذکور کو قرضہ مانا جاوے دیکھنا یہ ہے کہ قرضہ کسکو کہتے ہیں۔ قرضہ وہ رقم معینہ ہے جو ایک شخص کی دوسرے شخص کے ذمہ واجب الادا ہو۔ اس میں وہ رقم غیر معین جو خلاف ورزی کسی معاہدہ کے یا نقصان سے پیدا ہوئی ہو شامل نہیں ہے۔ جب یہ امر پایۂ ثبوت کو پہونچ گیا کہ رقم جمع کیگئی تھی۔ اور اسکو مدعیان کے باپ اور دادا نے خاندانی کاروبار میں لگا لیا تو پھر اسکے متعلق یہ بحث کرنا کہ وہ قرضہ یا قرضہ سابقہ نہیں ہے قابل ماننے کے نہیں ہے۔ ایسی حالت میں عدالت ابتدائی کی یہ تجویز کہ بیع بالوفا بعوض سابقہ رقم ذمگی مدعا علیہ نمبر ۲ و ۳ یافتنی عبدالصمد تحریر و تکمیل ہوئی بالکل صحیح ہے ایسی صورت میں ان تمام اصولوں پر بحث کرنا جو عدالت ابتدائی نے بحث کی ہے بے سود ہے۔

بمقدمہ اپیل پیروی کونسل برج نراین بنام منگل پرشاد (۴۶ الہ آباد لا رپورٹ صفحہ ۹۵) اس مسئلہ خاص پر جبکہ کہ اس تجویز میں اوپر دیا گیا ہے کافی بحث کیگئی ہے۔ اور ہم یہ مناسب خیال کرتے ہیں کہ ان اصولوں کو ہم واضح طور پر نقل کر دیں تاکہ آئندہ اس مسئلہ کا تصفیہ قطعی سمجھا جاوے۔

فاضل ججان پیروی کونسل نے ان اصولوں کو بہ بنائے فیصلہ حسب ذیل الفاظ میں یکجا جمع فرمادیا ہے

۱۔ کوئی شریک منتظم جائداد مشترکہ غیر منقسمہ کو منتقل نہیں کر سکتا اور نہ بذریعہ رہن ماسوائے اغراض ضروری جائداد

مذکور کو مستغرق کرسکتا ہے۔

۲- اگر وہ باپ ہے اور پسماندگان اوسکے پسران ہیں تو
تو وہ ایسا قرضہ لیکر بشرطیکہ وہ بدچلنی کے لئے نہ حاصل
کیا گیا ہو۔ جائداد کو بعلت اجرائے ڈگری قرضہ کی
ادائگی کے لئے ذمہ دار بنا سکتا ہے

۳- اگر جائداد پر رہن کا بار عائد کرنا مقصود ہے تو
تاوقتیکہ اس رہن سے قرضہ سابقہ کی ادائگی نہ ہوتی ہو
تو اس سے جائداد پر کوئی ذمہ داری عائد نہ ہوگی

۴- قرضہ سابقہ سے مراد سابقہ بلحاظ وقت وواقعہ
ہے یعنی قرضہ حقیقۃً جداگانہ طور پر پیدا ہوا ہو۔
اور جزو معاملہ متعلقہ قرضہ کا نہ ہو۔

۵- اس قاعدہ سے اس نتیجہ پر کوئی اثر نہ پڑے گا کہ باپ
جس نے قرضہ لیا تھا یا جائداد کو مستغرق کیا تھا
زندہ ہو یا فوت ہوگیا ہو۔

اصول مندرجہ بالا کی روشنی میں اگر واقعات مقدمہ ہذا
پر غور کیا جائے تو ہم اس نتیجہ پر پہونچتے ہیں کہ جائداد
متدعویہ کی بیع بالوفا بغرض ادائگی قرضہ سابقہ عمل میں
آئی تھی۔ لہـٰذا۔

حکم ہوا کہ

اپیل اپیلانٹیان منظور کیا جاتا ہے۔ ڈگری عدالت ابتدائی
مورخہ ۳ ستمبر سنہ ۱۹۳۳ء منسوخ کیجاتی ہے دعوے مدعیان
ڈسمس ہو۔ اپیلانٹیان مقدمہ ہذا خرچہ ہر دو عدالتہائے
کا مدعیان سے پائیں گے۔ نقل تجویز درج گزٹ ہو۔

دستخط صاحب [illegible] پریزیڈنٹ [illegible]
دستخط صاحب [illegible] ممبر [illegible]